روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 47-82 نمبر 110 | جمعرات 14 محرم الحرام 1418ھ 22 ہجرت 1376ہش 22 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے کفار اور (ایمان والوں) کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں۔ کفار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے۔ جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ (-) مگر دیکھو اگر ایک بیل چارہ تو کھالے، لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ یہی ہو گا کہ زمیندار اسے بوچڑ خانے میں جا کر بیچ دے گا۔ اسی طرح ان لوگوں کی نسبت (جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی یا پروا نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گزارتے ہیں) فرماتا ہے (-) یعنی میرا رب تمہاری کیا پروا کرتا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو۔ یہ امر بحضور دل یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے محبت کی ضرورت ہے اور محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک محبت تو ذاتی ہوتی ہے اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج و غم کا باعث ہو جاتی ہے، مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے، چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا (-) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 116)

الفضل انٹرنیشنل 9 مئی 1997ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو وڈیو (یو۔ کے) سے اس کی وڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ہفتہ 19۔ اپریل 1997ء معمول کے مطابق آج بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ چونکہ آج عید کا اگلا دن تھا اس لئے بچے خوبصورت رنگا رنگ لباسوں میں ملبوس اپنے آقا کے گرد پروانہ وار جمع تھے۔ آغاز تلاوت سے ہوا اور ایک نظم کے بعد عید الاضحیہ کے متعلق تقریر ہوئی۔ پھر چینی کھیل اور چینی نغمہ پیش کیا گیا۔ پھر ترکش نغمہ بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا جسے سب حاضرین نے خوب داد تحسین دی۔ آخر میں بیت بازی کا پروگرام ہوا۔

اتوار 20۔ اپریل 1997ء آج انگریزی بولنے والے افراد کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ قارئین کے استفادہ کے لئے سوالات اور جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

○ جسم کو چیرنے پھاڑنے (Disection) کی کہاں تک اجازت ہے؟

حضرت صاحب نے اس سلسلہ میں کلام الٰہی کی راہنمائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حمل کے دوران 9 ماہ کی انسانی زندگی میں ارتقاء کے مشاہدات انسانی عقل کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں تو باقی ارتقاء کا کیا حال ہو گا۔ مردہ لاش پر ہی نہیں بلکہ زندگی بچانے کے لئے دوسری زندگی کو نقصان پہنچائے بغیر ٹرانسپلانٹ (اعضاء کی پیوند کاری) بھی جائز ہے۔

○ ایک نوجوان نے موجودہ سوسائٹی کی لباس وغیرہ کے سلسلے میں آزادانہ بے راہروی پر اظہار پریشانی کرتے ہوئے لوگوں کے قول و فعل میں تضاد کے علاج پر استفسار کیا؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے لوگ مغرب زدہ ہیں اور (فرمانبردار) نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے (-) تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

○ سوال کیا گیا کہ سروگیٹ مدرز (کرائے کی ماں) کے متعلق (دین حق) کیا کہتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سروگیٹ مدرز اور ٹسٹ ٹیوب بے بی میں فرق ہے۔ ٹسٹ ٹیوب بے بی میں ماں کا اپنا Ovum ہوتا ہے لیکن سروگیٹ تو گویا اس آدمی کے بن شادی دوسری بیوی ہے یعنی دوسری عورت کسی اور کے بچے کے لئے اپنا رحم پیش کرتی ہے جس کے نتیجے میں بچے میں اس عورت کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جذباتی طور پر بچے میں ماں کا حصہ زیادہ ہوتا

باقی صفحہ 3 پر

وہی جماعت قائم رہ سکتی ہے جس میں کام کرنے والے پیدا ہوتے رہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خوب اچھی طرح یاد رکھو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے بہت سے افراد میں کام کی اہلیت نہ پائی جائے۔ جن قوموں کے اکثر افراد میں کام کرنے کی اہلیت نہ ہو۔ وہ جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ انسان فانی ہے۔ ایک عرصہ میں کام کرنے والے افراد مر جاتے ہیں۔ ان کے بعد جن کے ہاتھوں میں کام جاتا ہے وہ کام کے اہل نہیں ہوتے۔ اس لئے ایسی جماعتیں بہت جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ پس وہی جماعت قائم رہ سکتی ہے۔ جس میں ایک کام کرنے والے کے بعد دوسرا کھڑا ہو۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا جائے۔

کام کی اہلیت اور قابلیت دو طرح پیدا ہوتی ہے۔ اول عملی تجربہ سے دوسرے علمی طریق سے۔ اگر عملی قابلیت کے ساتھ علم نہ ہو۔ تو کوئی کامل نہیں ہو سکتا۔ اگر علم کے ساتھ عمل نہ ہو تو بھی کوئی شخص قابل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص نے عملی طور پر سرجری کو پڑھا ہو اور ایک ذخیرہ کتب پڑھا ہو۔ مگر عملی تجربہ اس کو نہ ہو۔ اور وہ محض اپنے علم کی بنا پر چاہے کہ میں آپریشن کروں تو یقیناً یہ شخص عالم ہونے کے باوجود کسی کی جان

باقی صفحہ 7 پر

لوگ دنیا کا حساب و کتاب کس قدر محنت سے یاد رکھتے ہیں لیکن عمر کا حساب نہیں رکھتے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

22- ہجرت 1376 ھش   22- مئی 1997ء

انسانی زندگی کیا ہے

بچپن میں بچہ گرتا پڑتا ادھر سے ادھر چلتا ہے۔ ماں باپ اس کی ان حرکتوں پر خوش ہوتے ہیں۔ جوان ہوتا ہے تو اپنے زور بازو پر اعتماد کرتے ہوئے بڑے بڑے مشکل کام بھی کر لیتا ہے۔ بوڑھا ہوتا ہے تو لوگ اس کی بزرگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مشورے لیتے ہیں۔ اس کی ہر بات کی پذیرائی ہوتی ہے۔ اور اس سے آگے بڑھتا ہے تو اسے ارذل العمر کہتے ہیں۔ اسے دیکھ کر لوگ ہنستے ہیں۔ پہلے چاہے وہ کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو لیکن ارذل العمر میں کہا جاتا ہے کہ سٹھیا گیا ہے۔ نہ کچھ سمجھتا ہے نہ سمجھا سکتا ہے۔ بعض اوقات آنکھیں اور کان بھی جواب دے جاتے ہیں۔ یہ ایسی زندگی ہے جسے شروع سے لے کر آخیر تک نارمل کہا جا سکتا ہے۔ لیکن کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جن کی زندگی نارمل نہیں ہوتی نہ وہ بچپن میں بہتر طریق پر زندگی گزار سکتے ہیں نہ نوجوانی میں۔ نہ بڑھاپے میں۔

انسانی زندگی پر غور کیا جائے تو یہ باتیں جو سامنے آتی ہیں وہ ہمارے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتی ہیں۔ لیکن یہی زندگی اگر دنیوی امور کی بجائے یا یوں کہئے کہ ان کے ساتھ ساتھ خدا کی راہ میں گزاری جائے تو اس کا مزا ہی کچھ اور ہے۔ کہتے ہیں کہ جوانی میں روحانیت کے مدارج طے کرنا شیوہ پیغمبری ہے۔ بڑھاپے میں بھی قدر پہلے سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ارذل العمر کا موقعہ ہی نہیں آتا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ انسان زندہ تو رہنا چاہتا ہے لیکن صحیح وقت پر موت آنے سے بہتر کوئی بات نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ زندگی عطا کرتا ہے۔ کیسی بھی ہو لیکن اگر ہم اپنی زندگی کو خدا کی راہ میں صرف کریں تو زندگی کا صحیح مقصد پا لیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی قربان کرنے کا اکثر ذکر ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات خاص طور پر سمجھنے والی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی قربان کرنے کا مطلب کیا ہے۔ قربانی ایک تو ایسی ہوتی ہے کہ انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے گویا کہ اس کے لئے ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ اس کے دشمن اس کی زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ انسان از خود تو اپنے آپ کو ختم نہیں کرتا اور اگر خود اپنے آپ کو ختم کرے تو یہ بات خودکشی کہلائے گی اور ہر نیکی کو برباد کر دے گی۔ انسانی قربانی کی یہ صورت کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چلتے ہوئے اور اسی کا کام کرتے ہوئے کوئی شخص زندگی ختم کر دے قربانی کہلاتی ہے۔ لیکن ایسا ہوتا بہت کم لوگوں کے ساتھ ہے۔ اس کے باوجود انسان اپنی زندگی خدا تعالیٰ پر قربان کر سکتا ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی خواہشات اور اپنے نفس کو مارے۔ یہ نہ کہے کہ جو کچھ وہ چاہے گا وہی کرے گا۔ اپنی مرضی چلائے گا۔ بلکہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس طرح دے دے کہ گویا وہ اپنا کوئی وجود ہی نہیں رکھتا۔ اپنی کوئی خواہشات نہیں رکھتا وہی کچھ کرنا چاہتا ہے جو خدا تعالیٰ اس سے کروائے اور جو کچھ خدا تعالیٰ کرواتا ہے اس پر وہ خوش بھی رہتا ہے اور مطمئن بھی۔ یہ بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینے والی بات ہے۔ بظاہر تو اتنی آسان نہیں لگتی انسان اپنی خواہشات کو بھی چھوڑ دے۔ اپنے نفس کو بھی مار لے۔ لیکن جب وہ ایسا کرنے لگتا ہے۔ جب اسے اس کی اہمیت کا اندازہ ہونے لگتا ہے تو یہ بات اس کے لئے نہایت آسان ہو جاتی ہے ہر بات اور ہر کام خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کرنے لگتا ہے اور اسی کو دوسرے الفاظ میں خدا تعالیٰ پر اپنے آپ کو قربان کرنا کہہ سکتے ہیں۔

جب انسان اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کی نظروں میں وہ بہت اوپر چلا جاتا ہے۔ وہ ایک نہایت مفید انسان بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی پشت پر ہوتا ہے اور اس کی اس طرح مدد کرتا ہے کہ کوئی شخص اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا کوئی شخص اس کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ بظاہر قربانی ہلاکت سے ملتی ہے لیکن یہ ہلاکت زندگی بخش ہوتی ہے۔ انسان نے اپنا سب کچھ چھوڑا اور خدا تعالیٰ نے سب کچھ اس کی گود میں ڈال دیا۔ اب آپ اندازہ کریں کہ انسان کے پاس ہے ہی کیا کچھ جو وہ چھوڑتا ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دونوں جہان اس کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ وہ خود اس کا ہو جاتا ہے اور جس کا خدا ہو جائے اسے اور کس چیز کی ضرورت ہے۔

پس اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر طریق پر گزارنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ پر قربان کریں یعنی اپنی خواہشات اور اپنی امنگوں کو اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ خود کچھ نہ چاہیں وہ جو کچھ چاہے وہی کریں۔ اور اس بات کو اپنی زندگی پر اس طرح مسلط کر لیں کہ اس کے علاوہ اور کوئی خیال ہی نہ آئے۔ ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے ہو جانے پر اسی کے ہو کر رہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ زندگی میں ہی قربان ہونے کا درجہ دے دیتا ہے۔ گویا کہ انسان زندہ بھی رہتا ہے اور ایک رنگ میں خدا تعالیٰ پر قربان بھی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ پر قربان ہو جائے اسے پھر اس دنیا کی کیا پرواہ۔ جب خدا تعالیٰ اس کا ہو گیا تو اسے اور کسی سے کیا لینا۔

پس آیئے ہم اپنی زندگی کو بہتر طریق پر گزارنے کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائیں۔ جان دینی پڑے تو بشاشت کے ساتھ جان دے دیں۔ اپنی خواہشوں اور امنگوں کو قربان کرنا پڑے تو ایسا کرنے سے ہمیں اطمینان حاصل ہو خدا کرے ہم ایسا کر سکیں۔ یہ سب کچھ اسی کی دی ہوئی توفیق سے ہو سکتا ہے پس ہم اسی سے اس بات کی توفیق مانگتے رہیں۔

بھائی بھائی بن جائیں ہم پیار سے پیار بڑھائیں
نفرت کے گھمبیر اندھیروں میں کچھ دیپ جلائیں
اک دوجے سے لڑتے بھڑتے لوگ ہوئے ہلکان
پھاہا رکھیں زخموں پر اور چوٹوں کو سہلائیں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

ہے اس لئے کئی مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں اور بچہ یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس کا تعلق کس سے ہے' یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے اور قانون زندگی میں مداخلت ہے۔

○ لوگ کہتے ہیں کہ ختنہ کی رسم مسلمانوں نے یہود سے لی ہے' یہ کہاں تک درست ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہودیوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی متابعت میں لیا ہے نہ کہ اپنے طور پر۔ کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ باقی رکھی جانے والی تمام گزشتہ تعلیمات کلام الٰہی میں محفوظ کر دی گئی ہیں۔ ختنہ کی مذہبی اتھارٹی وہی ہے جو Testament (عہد نامہ) میں تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسی سوسائٹی میں پیدا ہوئے جہاں اس حکم پر سختی سے عمل ہوتا تھا۔ اور اگر اب عیسائی ایسا نہیں کرتے تو وہ جواب دہ ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ نے منع نہیں کیا۔ لیکن عورت کا ختنہ منع ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ عورت کے ختنہ کی پریکٹس افریقہ میں لامذہب لوگوں میں پائی جاتی ہے اور اب خدا کے فضل سے جہاں بھی افریقہ میں احمدیت کا نفوذ ہوتا ہے یہ غیر فطرتی فعل نابود ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت صاحب نے قدر تفصیل سے وضاحت بھی فرمائی۔

ایک انگریز نے حضرت صاحب کو بتایا کہ اب کرسچن سوسائٹی میں صحت کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ختنہ کی رسم واپس آ رہی ہے اور تقریباً 1930ء کے بعد سے یہ جاری ہے۔ حضرت صاحب نے ان کی اس اطلاع پر شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ میرا یہ تاثر کہ اب عیسائیوں میں ختنہ مفقود ہے اس لئے تھا' کہ کئی سوال و جواب کی محفلوں میں عیسائی سائل اس پریکٹس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید سینٹ پال نے یہ دلیل دیتے ہوئے کہ شریعت ایک لعنت ہے' اس شرعی حکم منسوخ کر دیا ہو۔

○ انتقال خون کے بارے میں حضرت صاحب کی رائے دریافت کی گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دین حق کسی دوسری زندگی کو خطرہ میں ڈالے بغیر زندگی بچانے کے لئے انتقال خون کی اجازت دیتا ہے۔

سوموار 21- اپریل 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 20 نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی جو 13- جون 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی۔ ایپس' اینٹی مونیم ٹارٹ' اینٹی مونیم کروڈ کا ذکر ہوا اور یہ کہ نوک دار ہتھیاروں کے زخموں کے لئے لیڈم اور آرنیکا بہت مفید ہے۔ نیز ٹیٹنس اور بچھو کے کاٹے کے لئے بھی لیڈم مفید ہے۔

ایپس اور ایپو سائنم میں فرق یہ ہے کہ ایپس میں پیاس نہیں ہوتی اور ایپو سائنم میں پیاس بہت ہوتی ہے اور اس کا جگر کے ساتھ بھی تعلق ہے۔ اسی طرح اگر بچے کا سر بڑھ رہا ہو یا اچانک بد خبر یا حسد کی وجہ سے فالج ہو جائے تو اس میں بھی ایپس بہت مفید ہے۔ للیئم نازک مزاج ہسٹریائی مزاج رکھنے والی خواتین جن کی نبض زیادہ تیز نہ ہو ان کے لئے مفید دوا ہے۔ کالی فاس یادداشت کو بحال کرنے کے لئے آزمودہ نسخہ ہے۔ حضرت صاحب نے بہت سی کتب اور مصنفین کا ذکر کر کے فرمایا کہ کینٹ زیادہ موثر اور قابل اعتماد ہے۔

منگل 22- اپریل 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی نمبر 193 میں حضرت صاحب نے کلام الٰہی کے اہم مقامات کی تشریح بیان فرمائی۔

حضرت صاحب نے ایک اور آیت کے حوالے سے فرمایا کہ شعراء بھی شیاطین کی ایک قسم ہیں جن کی پیروی غاوین کرتے ہیں۔ لیکن آیت میں "الا" کے لفظ نے ایمان' عمل صالح اور ذکر اللہ کی شرط ساتھ لگا کر بعض شعراء کو مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

بدھ 23- اپریل 1997ء آج ترجمہ کلاس نمبر 212 میں حضرت صاحب نے کلام الٰہی کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام نبوت پر تقرر اور آپ کا مرتبہ بیان فرمایا کہ آگ سے مراد ظاہری آگ نہیں تھی بلکہ شجر کے ایک کونے پر روشنی ہونے کا مطلب یہ تھا کہ آپ کلمہ (-) یعنی شریعت پر پوری طرح حاوی نہ ہو سکے صرف ایک کونہ آپ کو ملا اور آگ سے مراد اللہ کی محبت کی آگ بھی ہے۔

اسی طرح نو نشانات جو حضرت موسیٰ کو فرعون کے مقابلہ کے لئے دیئے تھے اور منطق الطیر' ھدھد اور النمل اور نملہ کی اصطلاحات کی تشریح بیان فرمائی۔

جمعرات 24- اپریل 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 21 جو 14- جون 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعہ 25- اپریل 1997ء آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت صاحب کا ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس مجلس میں کئے گئے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں۔

○ وفات کے بعد روح کا جسم کے ساتھ 40 روز تک تعلق رہتا ہے؟

حضرت صاحب نے حدیث کی روشنی میں اس مضمون پر گفتگو فرمائی۔

○ بچوں کو جتنی بھی کوشش سے تربیت کریں مکمل کامیابی نہیں ہوتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ ضرور صحیح رنگ میں تربیت کے تقاضے پورے کرنے میں کوئی کوتاہی رہ گئی ہے۔

○ سفر کی حالت میں تمام عبادات کی سنتیں معاف ہیں سوائے فجر کے' ایسا کیوں ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ فجر کا تعلق دن کے آغاز سے ہے اس لئے تقاضا یہ ہے کہ ایسا ناشتہ دیا جائے جو دوپہر تک روح کو بالیدگی بخشتا رہے۔

○ کیا لاٹری جوا ہے حالانکہ اس کا 35 فیصد خیرات کے کاموں میں جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بالکل جوا ہے۔ اگر براہ راست یہ رقم خیرات کر دی جائے تو سو فیصدی خیرات میں جائے گی۔

○ دیگر سوالات میں لیکھرام کے قتل کے سلسلے میں قاتل کون تھا؟ فرشتہ یا انسان۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جیب میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ نورانی ہو جانا۔ ہماری جماعت میں یوم پیدائش منانے کی ممانعت اور ہفتہ اور اتوار کی چھٹیوں کی مذہبی کیفیت جیسے امور کے متعلق بھی سوال پوچھے گئے جن کے جواب حضرت صاحب نے ارشاد فرمائے۔ (ا- م- چ)

(الفضل انٹرنیشنل 9 مئی تا 15 مئی 1997ء)

○○○

○

ہمارے خدا کی زمیں گر ہماری نہیں ہے تو پھر اور کس کی زمیں ہے
کوئی دھمکیاں دے کہ نکلو یہاں سے کسی کی مجال اور جرأت نہیں ہے

تعصّب کی حد ہے کہ لحہ بہ لحہ عداوت نئے روپ میں آ رہی ہے
خلوص و محبت کا چہرہ ہے زخمی مکانوں میں محبوس ہر اک مکیں ہے

کوئی روک سکتا نہیں راہ اپنی کوئی کیا تعاقب کرے گا ہمارا
ہماری نگاہیں فلک آشنا ہیں۔ شناسا غبارِ وفا سے جبیں ہے

ہماری دعاؤں کے ساتھ اب ارادے بھی تقدیر کے متفق ہو رہے ہیں
ہمیں اپنی آہِ سحر گاہ پر اس قدر اعتماد اور اتنا یقیں ہے

ہر اک نقشِ پا راہبر تو نہیں ہے انہیں میں ہیں کچھ رہزنوں کے نشاں بھی
جسے راہنمائی کا ادراک ہو اس کی پہچان کچھ ایسی آساں نہیں ہے

چمکتے ہوئے چاند کی روشنی سے اجالا ہوا ہے مری زندگی میں
قسم ہے خدا کے تقدس کی مجھ کو کہ یہ مہرِ تاباں کا عکسِ حسیں ہے

نسیم آپ نے تو درِ یار پر آ کے اس طرح دُھونی رمائی کہ اکثر
اک آواز آتی ہے جانے کہاں سے "کہ اس کا ازل سے ٹھکانہ یہیں ہے

نسیم سیفی
26-7-86

تحریک جدید میں حصہ لے کر سلسلہ احمدیہ کو مضبوط کریں

○ ہر مخلص احمدی کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھے۔ اس آرزو کی تکمیل کے لئے اپنے محبوب امام کی آواز پر تحریک جدید کے مالی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

چاہیئے کہ انسان خدا کی رضا کے حصول کے لئے فنا فی اللہ ہو جاوے

خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا۔ پہننا۔ سونا پینا مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ

ربوہ سے کوئٹہ کے سفر کی دلچسپ داستان

پنجاب کے زمیندار عام طور پر بیساکھی کے ساتھ گندم کی کٹائی کا اندازہ کرتے ہیں اور عام طور پر یہ یقین رکھا جاتا ہے کہ مئی کے شروع میں گندم کی کٹائی کا کام شروع ہو جائے گا اور سندھ میں تو اس کی کٹائی پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے لیکن اس سال جو عجیب صورت حال پیدا ہو رہی ہے کہ ایک طرف گندم کی شدید قلت پہلے ہی پیدا ہو چکی ہے اور ان دنوں امید کی جا سکتی ہے کہ گندم کی نئی فصل آنے پر اس قلت کو دور کیا جا سکے گا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ بارشوں کا ایک سلسلہ ان دنوں شروع ہو چکا ہے۔ ٹی وی روزانہ ہی ہمیں موسمی سیارہ سے ملنے والی اطلاع دیتے ہوئے پنجاب کے سارے ہی علاقوں میں تھوڑی بہت بارش کی خبر دیتا ہی رہتا ہے اور اپریل کے آخری ہفتہ میں سندھ کے علاقوں میں پھرنے کا موقعہ مل رہا ہے اور ہر طرف بارش نظر آ رہی ہے۔ لاڑکانہ سے مسن باڈہ گیا تو ہر طرف ساون کی بارشوں کا سا سماں تھا۔ مسن باڈہ سے ایک مربی دوست کے ہمراہ گور گیج جانے کا ارادہ تھا کہ بالکل اس طرف صبح ہی صبح بارش نظر آنے لگی لیکن ہم نے اپنا ارادہ ترک نہ کیا اور اکٹھے روانہ ہی ہو گئے لیکن جب نصیر آباد سے گزر کر جانے لگے تو سخت بارش کے آثار نظر آنے لگے۔ کاٹی ہوئی گندم کے ڈھیر بو چھوڑنے لگے تھے۔ کھڑی فصلیں بھی محفوظ نہ تھیں۔ خدا تعالیٰ ہی ہمارے پاس وہ فصلیں رہنے دے۔ جو اس نے کھیتوں میں تیار کر دی ہیں اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہوا تو وہ ہمارے گھر میں نہ پہنچ سکیں گی۔ اگر فضل الٰہی نہ ہو تو ہاتھ میں پکڑا لقمہ بھی ہمارے منہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

انسان جب بیمار نہ ہو اور تندرست ہو۔ اس کا ہاضمہ درست ہو کھا پی سکتا ہو تو ان دنوں میں بیماری کے ایام کے لئے اپنی صحت کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے تا بیماری کے ایام میں آپ کا جسم بیماری کا مقابلہ کرتے کرتے بہت زیادہ کمزور نہ ہو جائے۔ اسی طرح بزرگوں کی یہ نصیحت ہے کہ جب اس قسم کے ایام ہوں کہ مختلف اجناس کی کمی ہو رہی ہو تو کوشش اور ہمت سے اپنے پاس چند ماہ کے لئے ریزرو خوراک کا ذخیرہ محفوظ رکھنا چاہئے اور جوں جوں اس ذخیرہ میں سے خوراک خرچ ہوتی جائے اس کمی کو پورا کر کے مجموعی ذخیرہ کو اسی مقدار میں جمع رکھنا چاہئے۔

ربوہ سے لاڑکانہ پہنچنے کے لئے اس خبر نے ہمیں بہت تقویت دی کہ روہڑی سے شہباز ایکسپریس لاڑکانہ سے ہوتی گزرتی ہے لیکن اس خبر نے ہمیں اس لحاظ سے کوئی فائدہ نہ دیا کیونکہ ربوہ سے کسی صاحب نے اس کا تذکرہ تک نہ کیا۔ شہباز ایکسپریس پر لاڑکانہ کے اسٹیشن پر ہمیں بہت خوشی اس بات سے ہوئی کہ عین بارہ بجے اس پسنجر ٹرین کے پنکھوں نے پوری رفتار سے چلنا شروع کر دیا جس سے ہم نے اپنی سپر ایکسپریس کی بہت بے عزتی محسوس کی۔ سپر ایکسپریس میں روہڑی تک کے سفر تک کے لئے ہماری سیٹ اکانومی کلاس میں ریزرو تھی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ پنکھے محض شو کے لئے تھے اور ان میں ہلنے کی طاقت نہ تھی۔

لاڑکانہ سے ہم نے باڈہ مسن تک کا سفر کیا۔ باڈہ الگ قصبہ ہے جو لائن کے دائیں طرف ہے اور مسن بہت ہی چھوٹی سی بستی لائن کے دوسری طرف ہے اور اس میں ہماری ایک بیت بھی ہے جس کا نام بیت محمود ہے۔ ہمیں مشورہ دیا گیا کہ آپ اگر کوئٹہ جانا چاہتے ہیں تو آپ کو یہاں سے بولان ایکسپریس پر چلے جانا چاہئے کیونکہ آپ بہت ہی قریب پہنچ چکے ہیں چنانچہ ہم نے فوری طور ایک سو روپے کا ٹکٹ لے کر اپنی سیٹ ریزرو کرلی اور یکم مئی کی صبح کوئٹہ جا پہنچے۔

لاڑکانہ سے بولان ایکسپریس پر بیٹھ کر ہمیں اس بات سے دکھ ہوا کہ ہماری سیٹ ایسی ہے کہ ہمارا منہ انجن کی طرف نہیں ہے جس کی وجہ سے دیکھنے میں مزہ نہیں آ رہا تھا جب سبی پہنچے تو میں نے کھڑکی کھول کر ادھر ادھر اس گرمی کو دیکھنا شروع کیا جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں سب سے زیادہ گرمی پڑتی ہے لیکن وہاں تو ٹھنڈک تھی شاید تازہ تازہ بارش کا اثر تھا اس موقعہ پر ہمیں اپنا شہر جہلم یاد آ گیا کہ گزشتہ سے پیوستہ سال پاکستان میں سب سے زیادہ گرمی کے لحاظ سے جہلم نے سبی کو مات کر دیا اور اب جہلم نے بھی کسی نہ کسی طرف ترقی کرنا شروع کر دی ہے۔

ہم انگریزی گورنمنٹ کے اس لحاظ سے بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں آزادی دینے سے قبل کوئٹہ تک لائن بچھادی اور ان دنوں ہمیں ان کو کوسنے کی طرف بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی لمبی لائن بنا دینے کے بعد اس کی حفاظت اور اس پر ٹرینیں چلانے کی ذمہ داری ہمیں سونپ کر خود لندن میں انگریز جا بیٹھے۔ بولان ایکسپریس میں لیٹرینوں میں پانی اور ٹوٹیاں دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ چناب ایکسپریس میں سفر کرتے ہوئے کہیں یہ تجربہ بڑا ہی دلچسپ ہوا کہ جب ڈبوں کی ٹینکیوں میں پانی ڈالتے تھے تو اسی وقت سارا نیچے بہہ جاتا تھا کیونکہ وہاں اس پانی کو روکنے کے لئے ٹوٹیوں کا نظام متعارف نہیں ہے اور ویسے بھی چناب غریبانہ طور پر گزارہ کرنے والی ٹرین ہے۔ پشاور سے جب چلتی ہے اس کے پانچ ڈبے ہوتے ہیں جن میں سے ایک یا دو سلیپر اور اسی میں سامان رکھنے کے لئے ایک ڈبہ بریک ہوتی ہے اور فیصل آباد سے مزید دو ڈبے لگتے ہیں اور یہ ٹیڈی ایکسپریس دوسری ایکسپریسوں سے شرماتے ہوئے سالہا سال سے گزارہ کرتے جا رہی ہے۔

سبی سے جب ٹرین چلنے لگی تو ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اب اس کا انجن دوسری طرف لگ کر الٹے رخ چلنے لگ گیا ہے اور ہمیں صبح ہو جانے کی وجہ سے باہر کا نظارہ کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سرنگوں کا سلسلہ شروع ہوا اور آخری سرنگ جس میں سے ٹرین گزری اس کے اوپر نمبر 15 لکھا تھا۔ راستے میں ایک سٹیشن "آبِ گم" آیا یہاں ہم نے بچوں کو پہاڑی کھجور دو دو روپے میں تقریباً آدھ پاؤ بیچتے ہوئے دیکھا تو ان کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ کھجور لے کر ناشتہ کا نام لے کر پیٹ کو دلاسا دیا۔

مچھ راستہ میں ایک سٹیشن ہے جہاں سے سٹیشن کے قریب ہی بڑی کثرت سے کوئلہ پہاڑوں سے نکالتے ہوئے دیکھا اور شاید ہمارے بھٹوں والے اسی کی وجہ سے اپنی اینٹیں پکی کیا کرتے تھے لیکن اب جب سے چھک چھک کرتے انجنوں نے اس کوئلہ کو بطور خوراک استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے اور بھٹوں پر اب کوئلہ کی بجائے چاولوں کا چھلکا جس کا اردو میں نام تو مجھے یاد نہیں ہے بہرحال اسی کو جس کا نام یاد نہیں ہے اینٹیں پکی کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ تو اب مچھ اور ڈنڈوت کے کوئلہ کا کاروبار کرنے والے اس سے خوش ہوں گے یا ناراض اس کو تو وہی بہتر جانتے ہیں۔

کوئٹہ میں مئی کے مہینہ میں آنے کی خوشی میں ہم اپنے ساتھ دو سویٹر ایک چھوٹا اور ایک بڑا لائے تھے اور ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی کہ یہاں بارشوں کی وجہ سے ہمارے سویٹر ناکارہ طور پر بیگ میں ہی نہیں پڑے رہے بلکہ ان کو پہن لیا۔ بہرحال ہمارا سفر جاری ہے۔

میاں محمد ابراہیم

کچھ ذاتی تاثرات

مخدوم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے حضرت امام جماعت الثالث کی نوازشات کے ایمان افروز تذکرہ میں یہ دعویٰ کر کے کہ حضرت ممدوح کے ان سے بڑے تعلقات تھے۔ جس دعویٰ پر مجھے رشک آنا طبعی امر تھا۔ لیکن ساتھ ہی میرے نفس نے مجھے تسلی دی کہ کوئی بات نہیں۔ محترم مولانا جماعت کے ایک ممتاز اور مخلص فرد ہیں۔ جن کی حوصلہ افزائی فرمانا آئمہ وقت کے عالی منصب کا تقاضا ہوتا ہے۔ آخر سلسلہ کے معزز اور ممتاز ناظر صاحبان دائیں بائیں کے فرشتوں کی طرح خدمت سلسلہ کے اعتبار سے امام وقت کے نائب ہیں۔

میں تو سراسر آئمہ جماعت (ثانی ثالث رابع) کی نوازشات کا مورد رہا ہوں بلکہ ہوں۔ چنانچہ مجھے خیال آیا کہ مجھے بھی سربراہان جماعت کے جو ایسے واقعات یاد ہیں۔ باوجود میرے ذاتی اور نجی ہونے کے۔ ان کا تذکرہ جماعت کے افراد کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہو سکتا ہے۔ بلکہ چونکہ میں نے اپنی زندگی میں اللہ کے ان پیاروں کو بہت ہی قریب سے دیکھا ہے۔ اپنے پیشہ کے لحاظ سے۔ اور ان کی بعض خاندانی خصوصیات کو ان کی زندگی کا قابل تعظیم پہلو کا ذاتی شاہد ہونے کی سعادت پائی ہے۔ اس کا ذکر جماعت کی موجودہ نسل کے لئے بالخصوص بہت ہی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ سو لیجئے قارئین کرام تاریخ کا کچھ حصہ حاضر خدمت ہے۔ واقعات جوں جوں اور جس ترتیب سے میرے ذہن میں آتے جائیں میں لکھتا جاؤں گا۔ ان کی نسبتی اہمیت یا غیر اہمیت کے سوال سے صرف نظر کرتے ہوئے۔

1929ء کے اواخر سے شروع کر کے۔ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے غربی ونگ کے کمروں کا جلسہ سالانہ کے وقت انچارج (مہمان نواز) تھا شاید حضرت امام جماعت الثانی مجھے پہلے سے بھی جانتے ہوں۔ لیکن مجھے اس کا صحیح طور پر علم نہ تھا۔ محترم حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے (جو ان دنوں سکول کے سکینڈ ماسٹر تھے) حضرت امام ثانی کی خدمت میں مجھے پیش کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کب پہنچے میں تو آپ کا کئی دنوں سے انتظار کر رہا تھا۔ چند روز بعد میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو فرمایا کہ ناصرہ بیگم اور سارہ بیگم (محترم میاں رفیع احمد صاحب اور حنیف احمد صاحب کی والدہ محترمہ) کو جنہوں نے دو ماہ کے بعد میٹرک کا امتحان دینا تھا آ کر پڑھا دیا کریں۔ خاکسار کی قسمت جاگ اٹھی۔ اس طرح میں حضرت صاحب کی عنایات کا مورد بنا رہا۔ اور حضرت امام ثالث کی نوازشات مجھ پر بارش کی طرح برسنے لگیں۔ (جس کی تفصیل بیان کرنا اس وقت میرا مقصود نہیں) امامت ثالثہ اور رابعہ کی کیفیت اپنے اعتبار سے بیان کرنا بہت چاہتا ہوں۔ میں صرف اس وقت ایک بات بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہمارا یہ مغلیہ خاندان فیاضی اور ذرہ نوازی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ اس خاندان کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ آپ ان کی معمولی سی "خدمت" اور خدمت کا لفظ میرے Context کے لحاظ سے صحیح بھی نہیں لگتا۔ بہرحال کوئی معمولی سا کام بھی کریں خدا کے یہ بندے اس کو کبھی بھی فراموش نہیں کرتے۔ اور اس خدمت کی نسبت سے کہیں زیادہ قدر دانی کا مظاہرہ کرتے ہیں' کیوں نہ ہو آخر حضرت بانی سلسلہ کی اولاد ہیں۔ صرف آئمہ جماعت پر ہی موقوف نہیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ابھی کالج کے پرنسپل ہی تھے۔ صاحبزادیوں کے لئے ایک انگریزی پڑھانے والے استاد کی ضرورت کو محسوس کیا۔ تو میں حاضر ہو گیا۔ ان دنوں میں سیدہ محترمہ ناصرہ بیگم' آنمحترم کی ہمشیرہ مکرمہ کے ہاں بھی جایا کرتا تھا۔ اور چونکہ یہ فرض سکول ٹائم کے بعد ہی ادا ہو سکتا تھا۔ میں اپنے گھر سے چائے بغیر سکول کا وقت ختم ہوتے ہی اس خوشگوار منزل کی طرف روانہ ہو جایا کرتا۔ پہلے پرنسپل صاحب کے ہاں اور وہاں سے دارالصدر۔ ایک دو روز حضرت محترم میرے پروگرام کا جائزہ لیتے رہے اور ایک دن تخت پوش پر میرے قریب خاموشی سے بیٹھ کر مجھے کہا کہ "یہ تو بتائیں آپ ہمارے ہاں ناشتہ کیوں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں اقبال احمد ایم اے ایڈووکیٹ۔ راجن پور

آپ قصوروار کیوں بنیں؟

صبح سے رات تک ہر شخص ہمیشہ یہ کہتے سنا جاتا ہے کہ قصور اس کا نہیں بلکہ دوسروں کا ہے۔ جبکہ امرواقعہ کے طور پر یہ سچ نہیں ہوتا۔ آپ اسے جھوٹ کہہ لیں یا خود فریبی۔ دونوں اصطلاحیں میرے نزدیک تو ٹھیک ہیں۔ لاپرواہی بھی کہہ لیا جائے تو غیر مناسب نہ ہوگا۔

1۔ آپ بازار سے بہت اچھا گوشت لائے ہیں یا اپنی بھینس کا دودھ نکال کر لائے ہیں اور جہاں دل چاہا رکھ کر چلے گئے ہیں۔ اس دوران اگر پڑوسیوں کی بلی آکر عید منا گئی ہے تو اس میں آپ کا قصور؟ اصل قصوروار تو بلی ہے بلکہ ہمسائے ہیں جنہوں نے اتنی بے انصاف جارح بلی پال رکھی ہے۔

2۔ مسافروں سے کھچا کھچ بھری بس اپنے سٹاپ پر رکی ہے۔ جس میں تل دھرنے کی جگہ نہیں مگر آپ نے بھی تو جلدی جانا ہے۔ آپ بس میں سوار ہو گئے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی منزل تک کھڑا رہنا پڑا ہے یا آپ کا پاؤں کسی نے رش کی وجہ سے کچل دیا ہے۔ تو اس میں آپ قصوار کیوں؟ قصور تو بس کا ہے۔ جو آگئی یا ان مسافروں کا جو آپ سے پہلے بس میں سوار تھے۔

3۔ ڈاکٹر نے آپ کو بہترین ادویات دیں جن کی آپ نے بھاری قیمت ادا کی ہے۔ مگر ان کے بدمزہ۔ بدذائقہ ہونے اور غیر پسندیدہ مہک کی وجہ سے اگر آپ ان کو استعمال نہیں کرتے تو اس میں آپ کا قصور۔؟ قصوروار تو ڈاکٹر یا دواساز کمپنی ہے جس نے آپ کی نازک طبعی اور پسند کو سامنے نہیں رکھا۔ یا۔ قصور بیماری کا ہے جس نے یہ احساس نہیں کیا کہ آپ نے تو ادویات پر اتنی بھاری رقم خرچ کی ہے۔ مگر پھر بھی یہ بیماری جان نہیں چھوڑتی۔

4۔ اگر آپ اپنے مقدمہ میں اچھا۔ تجربہ کار وکیل مقرر نہیں کر سکے یا ایسا وکیل مقرر کیا ہے جسے فیس کی بجائے اس کی سالی کے سفارشی رقعہ پر ہی اکتفا کرنے پڑا ہے۔ اور آپ مقدمہ ہار گئے ہیں تو اس میں آپ کا قصور؟ وکیل نہ شادی کرتا۔ نہ اس کی سالی ہوتی۔ نہ سالی خط لکھتی۔ نہ آپ مقدمہ ہارتے۔ سالی نے بعد میں فون پر وکیل صاحب کو کیا کہا تھا۔ یہ آپ کی بلا جانے۔ بہرحال اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ مطمئن رہیے قصور واقعی دوسروں کا ہے۔

5۔ عدالت میں آپ نے حسب الحکم بروقت کورٹ فیس جمع نہیں کرائی۔ دسویں پیشی پر بھی آپ اپنے گواہ پیش نہیں کر سکے۔ ضروری دستاویزات بھی آپ نے داخل عدالت نہ کی ہیں تو اس میں آپ کا قصور؟ عدالت اگر ایک اور۔ پھر ایک اور۔ پھر ایک اور حتی کہ پھر اور پیشیاں دیتی چلی جاتی تو اس سے عدالت کا کیا بگڑ جاتا۔ آخر عدالت میں پیشی مفت ہی تو ملتی ہے۔ پیشی دینے میں عدالت کا کیا لگتا ہے۔

6۔ اگر آپ قانون کی مقرر کردہ میعاد کے اندر کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کر سکے تو اس میں آپ کا کیا قصور ہے۔؟ قانون نے میعاد ہی کیوں مقرر کی تھی۔

7۔ اگر آپ کے ریڈیو۔ ٹیلی ویژن کے یا بے سرگانے کی اونچی آواز سے محلہ والے ڈسٹرب ہوتے ہیں تو اس میں آپ کا قصور ہی کیا ہے۔ آخر ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور گلا آپ کا اپنا ہے۔ کسی دوسرے کی ملکیت تھوڑی ہے کہ آپ اس کا بھی خیال کریں۔ ان محلہ والوں کے کے کان آخر بہرے کیوں نہیں ہو جاتے۔ یا۔ یہ لوگ محلہ کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔

8۔ اگر آپ کا گھر۔ جسم۔ دانت۔ برتن۔ بستر۔ غلیظ ہیں تو دوسروں کو اس سے کیا۔ آخر یہ لوگ اندھے کیوں نہیں ہو جاتے کہ نہ دیکھیں نہ کڑھیں۔ قصور ان کی بینائی اور نفاست طبع کا ہے۔ ان کو آپ کے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا کیا حق حاصل ہے۔

9۔ اگر تیز رفتاری کے باعث خدانخواستہ آپ کی کار کسی درخت سے یا دوسری گاڑی سے ٹکرا گئی ہے تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ نہ کار میں اتنی تیز چلنے کی طاقت رکھی جاتی۔ نہ درخت اس جگہ اگتا۔ نہ دوسری گاڑی آپ کے قریب آتی۔ نہ حادثہ ہوتا۔

خدارا کچھ تو سوچئے ہم کب تک اپنے آپ کو اجلے دھوکے دیتے رہیں گے۔ ہماری خود فریبی ہمیں نقصانات سے تو محفوظ نہیں رکھ سکتی۔ نقصان تو بہرحال نقصان ہے جو محض باتوں سے ختم نہیں ہو جایا کرتا۔ اور جب ہم اپنے آپ کو قصوروار سمجھنا شروع کر دیں تو ہر نقصان سے بھی محفوظ ہو جائیں گے کیونکہ احساس احتیاط کو جنم دیتا ہے کہ اور احتیاط نقصان سے عموماً محفوظ رکھتی ہے۔

چوہدری خالد سیف اللہ خان نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

زمین پر ہمارے آدم سے پہلے بھی انسان بستے تھے

ٹیلیگراف لنڈن کی خبر کے مطابق اور جس کا یہاں ٹی۔ وی پر بھی چرچا رہا ہے چلی میں ایسے انسان کے قدم کے نشانات ملے ہیں جو آج سے 12500 سال پہلے وہاں بستے تھے۔ ان کے علاوہ جو پرانی اشیاء ہتھیار وغیرہ ہزاروں کی تعداد میں وہاں سے ملی ہیں وہ بھی قدیم ترین انسانی ہتھیاروں سے تقریباً تیرہ ہزار سال پرانی ہیں۔ یہ دریافت اس لحاظ سے بڑی اہم خیال کی جارہی ہے کہ اس نے شمالی اور جنوبی امریکہ کے قدیمی باشندوں کے بارہ میں جو مروجہ تھیوریاں ہیں کہ وہ کب اور کیسے یہاں پہنچے ان کو غلط ثابت کر کے رکھ دیا ہے۔ (بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ 12۔ فروری 97ء)

اس سے کچھ عرصہ پہلے ایک اور جدید تحقیق اخباروں میں چھپی تھی جس کے مطابق چودہ ہزار سال قبل امریکہ اور برازیل میں آسٹریلیا کے Aborigines نسل کے لوگ آباد تھے۔ دونوں کے Genes اور کھوپڑیاں باہم ایک جیسی تھیں۔ اس پر یہاں کے اخباروں نے بڑے فخر سے یہ لکھا تھا کہ امریکہ کے قدیم ترین باسی تو ہم آسٹریلین تھے۔

جہاں تک آسٹریلیا کے قدیمی باشندوں کا تعلق ہے سائنسدان وثوق سے کہتے ہیں کہ وہ کم از کم چالیس ہزار سال سے یہاں پر رہ رہے ہیں بلکہ اب تو پتھروں اور غاروں میں ایسے نشانات رستہ وغیرہ یا حدود متعین کرنے والے ملے ہیں جو 176000 سال تک پرانے ہیں اور یہ تقریباً وہ زمانہ ہے جب انسان دو پاؤں پر چلنے لگا تھا جسے Homo Erectus کہتے ہیں گویا یا تو انسان اسی زمانہ میں یہاں پہنچ گیا تھا اور یا پھر انسانیت کئی مراکز میں ارتقائی مراحل آزادانہ طور پر طے کرتی رہی ہے۔

اگر جدید سائنسی تحقیقات کو درست تسلیم کیا جائے تو یہ ماننے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ ہمارے آدم سے پہلے بھی زمین پر انسان بستا تھا اور آدم زمین پر خدا کا خلیفہ تو تھا لیکن پہلا انسان نہیں تھا۔

کلام الٰہی کا انسانیت پر احسان ہے کہ اس نے اس معاملہ میں بھی لوگوں کو شک کی دلدل سے باہر نکالا ہے کیونکہ یہ کتاب خود شک سے بالا ہے۔ چنانچہ موجودہ تحقیقات سے بہت پہلے کوئی 89 سال پہلے حضرت بانی سلسلہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق موجود تھی۔ سائل پروفیسر ریگ انگلستان کا رہنے والا ایک ثقہ ماہر علم ہیئت تھا وہ تمام دنیا کی سیر کے ارادے سے وطن سے نکلا اور بڑے بڑے لیکچر دیتا پھر رہا تھا کہ لاہور بھی آ نکلا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس کے لیکچر کو سنا اور اس سے ملاقات کی اور حضرت بانی سلسلہ کے بارے میں بتایا۔ اس نے حضرت صاحب کو ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ ان دنوں میں اپنے آخری سفر کے دوران لاہور میں قیام پذیر تھے۔ حضرت صاحب نے ملاقات کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس نے 12۔ مئی 1908ء اور دوسری بار 18۔ مئی 1908 کو حضرت بانی سلسلہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اس دوران اس نے بہت سے سوالات پوچھے جن کے حضرت صاحب نے بہت لطیف جواب مرحمت فرمائے۔
(ملفوظات جلد دہم صفحہ 353‘426)

ایک سوال جو اس نے پوچھا وہ یہ تھا کہ "بائبل میں لکھا ہے کہ آدم یوں کہئے کہ پہلا انسان جیحون سیحون میں پیدا ہوا تھا اور اس کا وہی ملک تھا۔ تو پھر کیا یہ لوگ جو دنیا کے مختلف حصوں امریکہ‘ آسٹریلیا وغیرہ میں پائے جاتے ہیں یہ اس آدم کی اولاد سے ہیں؟"

اس سوال کا جو جواب حضرت بانی سلسلہ نے مرحمت فرمایا وہ یہ تھا کہ:۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں اور نہ ہی اس مسئلہ میں ہم توریت کی پیروی کرتے ہیں کہ چھ سات ہزار سال سے ہی جب سے یہ آدم پیدا ہوا تھا اس دنیا کا آغاز ہوا ہے اور اس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا اور خدا گویا معطل تھا۔ اور نہ ہم اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ تمام نسل انسانی جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہے یہ اسی آخری آدم کی نسل ہے۔ ہم تو اس آدم سے پہلے بھی نسل انسان کے قائل ہیں جیسا کہ (کلام الٰہی) کے الفاظ سے پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں جانشین کو۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق موجود تھی۔ پس امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ کے لوگوں کے متعلق ہم

باقی صفحہ 6 پر

یادرفتگان

محمد منظور احمد خان ایاز

مکرم جاوید محمود احمد صاحب

مکرم جاوید محمود احمد صاحب آف ملتان حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے خاندان کے چشم و چراغ تھے ان کے والد بزرگوار قاضی محمد اسحاق نبل صاحب 1936ء میں ان کے ذریعہ سلسلہ احمدیت میں شامل ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی اور پابند عبادت تھے ملتان میں ان کی دواسازی کی فیکٹری تھی اپنی محنت‘ دیانت کی وجہ سے ان کا کاروبار وسیع تھا اور اپنے حلقہ احباب میں اخلاق فاضلہ کی وجہ سے خاصی شہرت تھی۔

عزیز موصوف میرے بھتیجے محبوب احمد جاوید آف لودھراں کے ہم زلف تھے اس لئے ان کو قریب سے دیکھنا کا موقع ملا۔ ائمہ کرام سے خادمانہ تعلقات رکھنے والے جماعت کے ایک مخلص وجود‘ ایک جان نثار شوہر اور نہایت ہی شفیق باپ تھے۔ ان کی اولاد میں چار بیٹیاں ہیں جن کو انہوں نے بہت لاڈ و پیار سے پروان چڑھایا ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔

اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے کبھی مغموم نہیں ہوئے۔ اور ہمیشہ رفیقہ حیات کی دلجوئی کرتے اور دعاؤں پر انحصار کرتے رہے۔

مورخہ 23۔ مارچ 1997ء کو اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ صبح کی سیر کے بعد ناشتہ وغیرہ کے بعد ستا رہے تھے۔ اچانک گیارہ بجے دن چند لمحات میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے اسی روز مکرم محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملتان نے جنازہ پڑھایا اور مقامی طور پر تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کرائی۔

موصوف کی چار بیٹیاں ہیں سب سے چھوٹی 6 سال کی ہے باپ کی جدائی کا غم ان کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے قارئین سے التجاء ہے کہ موصوف کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

اے خدا برتربت او ابر رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر موبوتو کے اقتدار کا خاتمہ

زائر کے صدر موبوتو 32 سال حکومت کرنے کے بعد بالاخر اقتدار سے رخصت ہو گئے۔ انہوں نے اپنا اقتدار بظاہر محفوظ رکھنے کی آخری چال یہ چلی تھی کہ وہ اپنی جگہ پر اپنے وزیر اعظم کو قائم مقام بنا کر ملک سے کسی نامعلوم جگہ پر چلے گئے تھے اور کہا تھا کہ وہ بدستور ملک کے صدر ہوں گے تاہم اختیارات کا استعمال سردست وزیر اعظم کریں گے۔

اس سے اگلے روز باغیوں کی افواج دارالحکومت کنساشا میں داخل ہو گئیں۔ سرکاری فوجوں نے نیم دلی سے مزاحمت کی کوشش کی۔ مگر فوج کے چیف آف سٹاف کے قتل کے بعد وزیر اعظم نے فرانس کے سفارت خانے میں پناہ لے لی اور اپنی فوجوں کو آخری حکم یہ دیا ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔

باغیوں کے لیڈر لارین کابیلہ نے اقتدار سنبھالنے کا اعلان کیا۔ آئین کو معطل کرنے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ وہ 72 گھنٹوں میں وسیع البنیاد حکومت قائم کر دیں گے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ سابق صدر موبوتو شمالی علاقے میں اپنے آبائی مقام پر رہ سکیں گے۔ مسٹر کابیلہ نے یہ بھی اعلان کیا کہ آئندہ سے ملک کا نام زائر کی بجائے کانگو ہو گا۔ یعنی ڈیمو کریٹک ری پبلک آف کانگو۔ انہوں نے بتایا کہ صدر موبوتو کی فوج کے جرنیلوں نے نئی حکومت سے وفاداری کا اعلان کر دیا ہے۔

کنساشا شہر میں خوف و ہراس کا عالم ہے شہر میں مسٹر کابیلہ کی وفادار فوجیں داخل ہو گئیں ہیں۔ شہری اپنے گھروں میں دبک گئے ہیں۔ حکومتی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

سابق صدر موبوتو نے 1965ء میں ملک کا اقتدار سنبھالا تھے۔ 32 سال کے عرصے میں ان پر بدعنوانی کے الزامات لگتے رہے جن میں نمایاں یہ تھے کہ وہ ملک کی دولت اپنے نام پر غیر ممالک میں جمع کرتے رہے ہیں اور یہ کہ سوئٹزرلینڈ میں انہوں نے اپنا ایک عالی شان بنگلہ بھی بنا رکھا ہے ملک میں موجود بدعنوانی پر وہ قابو نہ پا سکے۔

ان کے زوال کا آغاز ہوتو اور تسی قبائل کی جنگوں سے ہوا۔ یہ عملاً صدر موبوتو کے خلاف اعلان جنگ تھا۔ اور آخر کار صدر موبوتو یہ جنگ ہار گئے۔

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے زائر کے صدر اور باغیوں کے لیڈر کابیلہ کے درمیان مذاکرات کے کئی ادوار کرائے۔ مگر ہر دور ناکامی پر ختم ہوتا رہا۔ باغیوں نے ملک کے کئی علاقے ایک ایک کر کے فتح کر لئے اور آخری ہلے میں انہوں نے دارالحکومت کنساشا کا بھی محاصرہ کر لیا۔ اور عملاً سارے ملک پر ان کا قبضہ ہو گیا۔

اقوام متحدہ کے سیاہ فام سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے امید ظاہر کی ہے کہ ملک کو خونریزی سے بچایا جائے گا۔ اور ملک میں وسیع البنیاد حکومت قائم کی جائے گی۔ اس طرح سے انہوں نے بالواسطہ طور پر مسٹر کابیلہ کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اشارہ دیا ہے۔

زائر کی حالت یہ تھی کہ افراط زر 9 ہزار فی صد تک بڑھ چکا تھا۔ ملک کی اقتصادی حالت پریشان کن ہے اور ملک کے حالات خانہ جنگی کی وجہ سے ابتری کا شکار ہیں۔

OOO

مقبوضہ کشمیر میں ہفتہ شہادت

مقبوضہ کشمیر میں پانچ روزہ ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ تاہم اخبارات نے جو تین روزہ ہڑتال بعد میں شروع کی تھی وہ ابھی ایک دن اور جاری رہے گی۔ وادی میں دو دن سے کوئی اخبار شائع نہیں ہوا۔

بھارتی فوج نے کئی علاقوں کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ جلوس نکالنے اور احتجاجی مظاہرے کرنے پر بھارتی فوج نے 15 کشمیریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں تحریک آزادی کے سرگرم رکن مولوی عباس انصاری بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل بھارتی حکومت تحریک آزادی کے لیڈر یاسین ملک کو گرفتار کر کے رہا کرنے پر مجبور ہو چکی ہے۔

پانچ روزہ ہڑتال کے ختم ہونے کے بعد اب مجاہدین آزادی نے ہفتہ شہادت منانے کا اعلان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اس کے تحت جو جلسے جلوس اور ریلیاں منعقد ہوں گی ان میں حریت کانفرنس کے لیڈر شریک ہوں گے۔

OOO

فرانس چین دوستی

فرانس کے صدر شیراک اور چین کے صدر جیانگ زیمن کے درمیان طے پانے والے معاہدوں کے نتیجے میں چین نے یہ اہم کامیابی حاصل کی ہے کہ تائیوان کے فرانس سے تعلقات کا عملاً خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ تائیوان کو جنگی طیاروں سمیت ہر قسم کے ہتھیار فراہم نہیں کرے گا۔ فرانس نے عالمی سطح پر چین کی پالیسیوں کی حمایت کا بھی اعلان کیا ہے۔

فرانس میں اس ماہ کی 25 تاریخ کو عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ بائیں بازو کے اتحاد اور اعتدال پسندوں کے درمیان سخت مقابلہ ہے دونوں کو برابر ووٹ ملنے کی توقع ہے۔ اگر حکومت سازی کا فیصلہ نہ ہو سکا تو دوسرے مرحلے میں دوبارہ ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اس دوسرے مرحلے میں کم ووٹ لینے والی بہت سی پارٹیوں کو انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہو گی۔ اس سے فیصلہ کن اکثریت حاصل ہو جانے کی امید ہے۔ دونوں پارٹیوں کو 39، 39 فیصد ووٹ ملنے کی توقع کی جا رہی ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم طارق بلوچ صاحب کیل جرمنی سے لکھتے ہیں۔

محترم القام نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

کچھ عرصہ قبل آپ کا نہایت پیار بھرا اور حوصلہ افزا خط مجھے ملا تھا۔ جس میں آپ نے از راہ شفقت میری حقیری خدمت کی بہت زیادہ "قیمت" لگا رکھی تھی۔ بھلا میں کیا اور میری بساط کیا۔ خود سے کسی قدر آگہی کے ناطے میں تو اسے آپ کی ہی عظمت خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے چاہنے والوں کو یوں یاد فرماتے اور رکھتے ہیں۔ وہ ادویات تو شاید اتنی قیمتی نہ تھیں۔ جتنا قیمتی میرے لئے آپ کا وہ احساس ہے جو مجھ تک منتقل ہوا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ صحت و تندرستی والی فعال زندگی کے فیض سے بھی ہمکنار کئے رکھے۔ (آمین)

مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا کہ لکھنا زندگی کی توسیع ہے۔ اس کلئے کی صداقت کا میں دل کی گہرائیوں سے معترف ہوں۔ اور پھر بطور خاص جیسا کہ آپ نے بھی لکھا الفضل میں چھپنے والی تحریریں۔ فی الواقعی الفضل ایک زندہ جماعت کا زندہ اخبار ہے۔ میں اللہ نے چاہا تو آپ کے ارشاد کی روشنی میں جس حد تک ممکن ہو سکا اپنے تئیں ضرور کچھ نہ کچھ لکھوں گا۔ کیونکہ یہ میرا فرض ہے۔ ایک ایسا فرض ہے جسے میں محض اخلاقی ہی نہیں بلکہ اصولی فرض بھی سمجھتا اور خیال کرتا ہوں۔ کہ جماعت کا حق ہم پر فائق ہے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اپنی اپنی صلاحیتوں اور فکری روٹس کے مطابق اپنی اپنی جگہ پر اس الٰہی سلسلہ کی خدمت بجالانی چاہئے۔ خواہ اس خدمت کو نامعلوم سپاہی (Anonymous Soldier) کی طرح صرف خدا اور آسمان ہی کی آنکھ دیکھ پائے۔ اور میرے خیال میں خدمت کا یہ انداز بھی کسی نہ کسی رنگ میں Expansion of life کی تعریف پر پورا اترتا ہے۔ آپ کا یہ خیال کہ "اللہ تعالیٰ نے میرے قلم کو روانی عطا کی ہے" اگر فی الواقعی ایسا ہے تو یہ اس عاجز پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ وگرنہ آپ کا حسن ظن۔ میں اس بارہ میں کچھ کہے بغیر صرف اتنی سی عرض کروں گا کہ میں جب بھی کبھی کچھ لکھنے بیٹھتا ہوں تو اس سے قبل کہ میں قلم و قرطاس سنبھالوں رب العزت سے پہلے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ! میں تیرے فرستادہ کا پیروکار ہوں جسے تو نے "سلطان القلم" کے اعزاز سے بھی سرفراز فرما رکھا ہے۔ میں اب جو کچھ بھی لکھنے لگا ہوں۔ میری اس بزرگ وجود کے طفیل لاج ضرور رکھنا۔ سو اقلیم قلم کے بادشاہ کے طفیل میرے مناسب حال جو برکت مجھے ملی ہے۔ وہ اس طفل مکتب کی بیکسی کی لاج رکھ لیتی ہے۔ وگرنہ بات وہی فارسی محاورے والی ہے کہ "من آنم کہ من دانم" بہرکیف ،اس عاجز کو بھی اگر آپ اپنی دعاؤں میں یاد رکھ لیا کریں تو میرے لئے یہ بڑی سعادت والی بات ہو گی۔

مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے خط کا جواب کسی قدر تاخیر سے دے رہا ہوں۔ میں اس سہو کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی۔ میرے لائق جب بھی کبھی کوئی خدمت ہو تو آپ اپنا سمجھ کر مجھے حکم دے سکتے ہیں۔

OOO

مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور سے لکھتے ہیں:۔

مکرم ایڈیٹر صاحب۔ روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو مقبول خدمت کی توفیق دے اور اپنی رضا عطا فرمائے۔ الفضل مورخہ 2 مئی 97ء میں مکرم پروازی صاحب کا ایک مضمون مکرم و محترم قمر اجنالوی صاحب کے بارہ میں شائع ہوا ہے وہ بہت علمی انسان تھے جن دنوں خاکسار مغل پورہ میں رہائش پذیر تھا وہ محلہ رام گڑھ جس کا آجکل نام مجاہد آباد ہے میں رہائش پذیر تھے ان کے والد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ مکرم قمر صاحب سلسلہ کے لئے بے حد غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ ان کے بچوں کو مجھے کلام الٰہی پڑھانے کا موقعہ ملا۔ ان کے سارے بچے سوائے بیٹی کے جو لاہور میں ہے باقی جرمنی میں رہائش رکھتے ہیں۔ چاہ بابل۔ سلطان صلاح الدین ایوبی دونوں کتب انہوں نے خود مجھے دیں۔ آخر وقت میں انہوں نے ایک قصیدہ حضرت نبی پاک ﷺ کی شان میں لکھا جس کا عنوان تھا "قصیدہ بنام خیر الانام" اور اس کی کیسٹ مجھے جرمنی سے دستی بھجوائی اور وہاں دو کتب بھی تحریر کیں مگر زندگی نے شائع کرنے کی مہلت نہ دی یہاں لاہور میں روزنامہ مغربی پاکستان کے ایڈیٹر کے طور پر ملک کی خدمت کرنے کی لمبا عرصہ ان کو توفیق ملی۔ بہت ملنسار۔ غریب پرور انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ورثاء کو ان کی نیکیاں اپنانے کی سعادت عطا فرمائے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

نہیں کرتے؟ اس پر میں جس مخمصہ میں پڑا اس کا قارئین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھے تو ایک مختصر وقت تک ہی پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی لیکن اس کی یاد کو میرے اور اپنے خاندان کے لئے آئمہ جماعت نے ابدی بنا دیا۔ جو میرے لئے سرمایہ حیات ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس آخری آدم کی اولاد میں سے ہیں یا کہ کسی دوسرے آدم کی اولاد میں سے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 432)
(الفضل انٹر نیشنل لندن 9- مئی 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز کاشف احمد ولد مبارک احمد صاحب ساکن گوٹھ منور آباد ڈاکخانہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد عرصہ چار ماہ سے بعارضہ تشنج سخت علیل ہے بچہ مولوی غلام محمد صاحب ملتانی سابق معلم وقف جدید کا نواسہ اور عاشق محمد صاحب کا پوتا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہر دو مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدو کمیٹی امداد مستحقین گندم)

(جلسہ سالانہ ربوہ)

اعلان

○ وہ تمام طلباء و طالبات جو امسال انٹرمیڈیٹ یا گریجویشن کا امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا دے چکے ہیں اور مزید تعلیم کے لئے کسی بھی حکومتی اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں داخلہ کے خواہش مند ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ داخلہ کے وقت ڈومیسائل کی کاپی جمع کروانا لازمی ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی اولین فرصت میں اپنا ڈومیسائل بنوالینا چاہئے تاکہ بعد میں مشکلات کا سامنا نہ ہو۔ ڈومیسائل عام طور پر انجینئرنگ یونیورسٹی۔ میڈیکل کالجز و دیگر یونیورسٹیوں اور ان سے الحاق شدہ کالجز میں داخلہ کے وقت جمع کروانا لازمی ہوتا ہے۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) کراچی یونیورسٹی نے سٹی کیمپس میں شام کے وقت مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کمپیوٹر سائنس (دورانیہ ڈیڑھ سال)

2۔ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ بزنس ایڈمنسٹریشن

داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم IBA کے سٹی کیمپس واقع گارڈن روڈ سے مورخہ 24۔ سے 28۔ جون 97ء کے دوران بعوض 600 روپے دستیاب ہوں گے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28۔ جون 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنی چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کرکے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کے کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کرکے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

جمعرات 22- مئی 1997ء

12-00 رات - اردو کلاس۔
1-00 المائدہ - بینگن کا بھرتہ
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (21-5-97)۔
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن - (1) مشاعرہ۔ (2) سمپوزیم تقریر - از عطاء الواحد صاحب۔ (3) نظمیں۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (21-5-97)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا سندھی ترجمہ (18-8-95)۔
12-00 (دوپہر) المائدہ - بینگن کا بھرتہ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کوئز پروگرام - لجنہ اماء اللہ بہاولپور۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن نمبر 27 (13-5-94) حصہ دوئم)۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام -(-) اصول کی فلاسفی۔
6-00 ہومیو پیتھی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 1

لے لے گا۔ لیکن اگر علم کے ساتھ اس نے عمل بھی کیا ہے۔ یعنی پہلے مردوں پر مشق کی ہے۔ پھر ماہر ڈاکٹروں کو آپریشن کرتے دیکھا ہے۔ اور ماہروں کے سامنے خود آپریشن کی مشق کی ہے۔ تو اس کا علم اور عمل مفید اور کارگر ہوں گے۔ تمام کاموں میں یہی ہوتا ہے کہ علم کے ساتھ تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر طبیب بننا چاہے۔ تو محال ہے۔ ضرورت ہے کہ طب کی کتب پڑھنے کے ساتھ لائق طبیب کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا ہو۔ تب کامل ہو گا۔ ورنہ علم بغیر عمل کے ناقص رہے گا۔ اور عمل بغیر علم کے مفید نہیں ہو گا۔

(از خطبہ 11- فروری 1921ء)

○○○

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً 300 گھرانوں کے 1000 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو گرفتار نہیں کیا جائے گا ان کی سیاسی سرگرمیوں پر بھی پابندی نہیں لگائی جائے گی۔ وزیر داخلہ نے سینٹ کے اجلاس کے بعد پارلیمنٹ کی لابی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر سینٹ کے چیئرمین پروڈکشن آرڈر جاری کردیں تو آصف زرداری کو سینٹ میں لانے پر کوئی اعتراض نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گوجرانوالہ کے مقتول ایس ایس پی اشرف مارتھ کے قتل کے کیس میں پیش رفت کا امکان ہے۔

○ بنگلہ دیش کے سمندری طوفان میں پانچ سو افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے تاہم بھارتی ریڈیو کا کہنا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ایک سو سے زائد نہیں حکام نے کہا ہے کہ اب تک صرف 16 لاشیں ملی ہیں۔ طوفان زدہ علاقے میں بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے۔ ہزاروں مکانات اور فصلیں تباہ ہوگئیں۔

○ وزیراعظم کے مشیر برائے قانون مسٹر خالد انور نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے مقدمات کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیا قانون موجودہ عدالتوں کو عدالتی عمل تیز کرنے کے قابل بنادے گا۔ اور 30 دن کے اندر دہشت گردی کے مقدمات کا فیصلہ کیا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میڈیا ہر روز حکومت کا ٹرائل کر سکتا ہے تو اسے قومی مفادات کے لئے سابق وزیراعظم کے شوہر کا ٹرائل کیوں نہیں کرنا چاہئے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ موقع پر عدالت لگا کر مجرموں کو عبرتناک سزائیں دینا چاہتے ہیں۔ چیف جسٹس نے جرائم کی بیخ کنی کے لئے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کے لئے موجودہ سسٹم ہی میں سے کوئی راہ نکال لی جائے گی۔ اور قاتلوں' ڈاکوؤں' قومی خزانہ لوٹنے والوں' اغوا برائے تاوان' سمیت تمام گھناؤنے جرائم کے مرتکب افراد کو مثالی سزائیں دینے میں ریاست کے کسی ستون سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف کے دباؤ میں آکر فیصلے نہیں کریں گے۔ اقتصادی حکمت عملی ملکی مفاد سے ہم آہنگ ہوگی۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں پر انحصار کم سے کم کردیں گے۔ ہر معاہدے سے سینیٹروں کو آگاہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قوم قربانی کے لئے تیار نہیں۔ لوگ ٹیکس نہیں دیتے جو قرضہ دیتے ہیں وہ شرائط بھی منواتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بینکوں کے فالتو سٹاف کو فوری طور پر نہیں نکالا جائے گا۔ بینکوں کی حالت بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ انکم ٹیکس ریٹرن کے نئے قوانین سے ٹیکس کی وصولی میں اضافہ ہوگا۔

○ امریکہ کے مبینہ جاسوس ایاز بلوچ کی گرفتاری کے بعد امریکہ نے انسداد دہشت گردی کے لئے پاکستان کی امداد روک دی ہے۔ منشیات پکڑنے والی ٹیموں کے لئے انعامات کا سلسلہ بھی بند کر دیا گیا۔ یہ منصوبے افغانستان منتقل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان اینٹی نارکو ٹیکس فورس کے عملہ کو صرف تنخواہیں دیتی ہے۔ دفاتر کے کرائے' ٹرانسپورٹ' اسلحہ' آلات' اور دیگر اخراجات امریکی سفارت خانہ پورے کرتا تھا۔ ایاز بلوچ کی گرفتاری کے بعد دو طرفہ اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے لاہور ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری کے بارے میں گورنر پنجاب کے اعتراضات مسترد کر دیئے ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی سفارشات کو ہی بحال رکھا ہے اور اسی کے مطابق ججوں کی تقرری کی سفارش کی ہے۔ گورنر پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی طرف سے بھجوائے گئے ایک درجن میں سے صرف 4 ناموں کی منظوری دی تھی۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے گورنر کے اعتراضات منظور نہیں کئے خیال ہے کہ چیف جسٹس کے بیرون ملک دورے سے قبل ججوں کی تقرری کردی جائے گی۔ فاضل چیف جسٹس 29 مئی کو بیرون ملک جارہے ہیں۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بھارتی موقف میں تضاد ہے۔ بات چیت کے دروازے بند نہیں کریں گے۔ ہمارے لئے کشمیر ہی اصل مسئلہ ہے۔ جب تک اسے حل نہیں کیا جاتا دونوں ملکوں میں تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے۔ اگر بھارت کشمیر کو اٹوٹ انگ قرار دیتا ہے تو پھر وہ کون سا مسئلہ ہے جسے معرض التواء میں ڈالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ افغانستان پر روسی جارحیت سے قبل پاکستان کو منشیات اور اسلحہ کے سنگین مسائل درپیش تھے۔ امریکہ میں خطاب کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان ایٹمی پروگرام کے متعلق یکطرفہ پابندی قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاک بھارت مذاکرات میں امریکہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

○ کراچی میں چوبیس گھنٹوں میں 16 ڈاکے ڈالے گئے۔ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے بھائی امین الحق کا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ ان کے گھر سے 20 ہزار ڈالر 14 سو سعودی ریال' 2 لاکھ 17 ہزار روپے نقد ایک قیمتی دوربین' لائسنس یافتہ پستول اور ہیرے کی ایک انگوٹھی لوٹ لی گئی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ احتساب ہر قیمت پر ہوگا۔ تاہم اس کے لئے خصوصی عدالتوں کا قیام ملتوی کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکی عدالت میں بیان کے بارے میں بے نظیر ہی بہتر بتا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اجمل خٹک سے کالاباغ ڈیم پر بات کروں گا۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کی جا رہی ہے۔ متعدد وزراء کے محکمے تبدیل کئے جانے کا امکان ہے۔

○ جنرل عبدالرشید دوستم کے خلاف جنرل عبدالمالک کی وسیع پیمانے پر بغاوت کے بعد کندوز اور بغلان پر بھی طالبان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ مزار شریف پر کسی بھی وقت قبضہ متوقع ہے۔ جنرل عبدالمالک کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے شہر میں خوف و ہراس کا عالم ہے۔ دکانیں بند اور سڑکیں سنسان ہیں۔ دوستم نے اپنے خاندان کو ازبکستان منتقل کر دیا ہے۔ شیعوں کے زیر کنٹرول صوبہ بامیان پر قبضہ کے لئے شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ طالبان صوبائی دارالحکومت سے صرف 5 کلو میٹر دور رہ گئے ہیں۔ درہ شیر حزب وحدت کے ہاتھ سے نکل گیا۔ کئی کمانڈر طالبان سے جا ملے ہیں۔ طالبان نے مقبوضہ علاقوں میں نفاذ شریعت کا اعلان کر دیا۔ طالبان کے ملا عمر نے کہا ہے کہ مخالفین ہتھیار ڈال دیں ورنہ اسلامی عدالتوں میں مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمسایہ ممالک نے مداخلت کی تو سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ طالبان کے ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ ہماری کامیابی سے افغانستان میں 20 سالہ جنگ کا خاتمہ ہوگا اور خطے میں امن و استحکام پیدا ہو جائے گا۔ ہمسایہ ممالک کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کی طرف سے فوری جنگ بندی کی اپیل کی گئی ہے۔

○ لاہور کے تھانہ نواں کوٹ پر حملہ کر کے منشیات فروش اور رکشہ ڈرائیور کو چھڑا لیا گیا۔

○ صوبائی دارالحکومت میں ڈکیتی کی آٹھ وارداتوں میں چوروں نے لاکھوں روپے کے زیورات نقدی اور کار چھین لی۔

○ امریکہ نے مزید ایک سال کے لئے تجارت کے لئے چین کو پسندیدہ ملک کا درجہ دے دیا ہے۔ اس کے تحت چین کو تجارتی مراعات دی جائیں گی۔ امریکہ 1980ء سے چین کو یہ درجہ دے رہا ہے۔

○ بھارت میں تعزیہ کے جلوس کا فلوٹ بجلی تاروں سے ٹکرا گیا جس کی وجہ سے اس میں کرنٹ آجانے سے 16۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ راجستھان کے صوبہ کے ایک قصبے میں پیش آیا۔

مفید اور مؤثر **مشروبات**
خوش ذائقہ
موسم گرما کیلئے اور خصوصاً شادی بیاہ کے مواقع کیلئے 100٪ خالص اور لذیذ مشروبات

شربت بادام	فی بوتل	-/55
شربت فرحت افزاء	"	-/50
شربت صندل	"	-/50
شربت بزوری	"	-/45
شربت جگر خاص	"	-/60

تیار کردہ : **خورشید یونانی دواخانہ**
فون : 211536 (رجسٹرڈ) ربوہ

جانوروں کی دیگر امراض مثلاً
سرکن اور اپھارہ کے علاوہ
منہ کھر، گل گھوٹو، زہرباد، تھنوں کی سوزش، ناڑ، گلٹی، اخراج رحم (اوانس نکالنا)، بانجھ پن، دودھ کی کمی، بندش اور واہ وغیرہ کیلئے مفید و مؤثر "کیوریٹو" ادویات اپنے شہر کے سٹورز سے طلب فرمائیں
معلومات کیلئے کیوریٹو وٹرنری گائیڈ -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔
وٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمیشن
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** رجسٹرڈ **ربوہ** فون: آفس: 771 سیلز آفس: 211283 فیکس: 212299

ہم خدمت خلق کرتے ہیں
ڈاکٹرز اور فری ڈسپنسری والوں کے لئے ہمارے نرخ مندرجہ ذیل ہیں

BioNo1to28	Q	1m	200	30	جرمن پوٹمنسی
Rs.35/-	Rs.75/-	Rs.67/-	Rs.48/-	Rs.40/-	
مسوڑ (A)Q	بیزیریا	30x	12x	BioSalt6x	
پونڈ Rs.165/-	Rs.40/-	Rs.37/-	Rs.36/-	Rs.35/-	

مسوڑ 6x سالٹ 1/2 کلو -/Rs.133 ہومیوپیتھک سٹورز کے لئے مزید رعایت
فرحت کلینک اینڈ سٹور (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ